

یسوع کو دیکھنا
 نمبر 3443
 ایک خطبہ
 جو جمعرات، 28 جنوری 1915 کو شائع ہوا
 سی۔ ایچ۔ سپرجن کی طرف سے دیا گیا
 میٹروپولیٹن ٹیبیرنیکل، نیوننگٹن میں
 جمعرات کی شام، 9 ستمبر 1896 کو

”اب تھوڑی دیر ہے کہ دنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی لیکن تم مجھے دیکھتے ہو“
 یوحنا 19:14 —

جو کچھ بھی دینی برکات دنیا دار لوگ رکھتے ہیں، وہ اُن سے چھین لی جائیں گی۔ یہ بڑی عنایت تھی کہ مسیح کو مجسم حالت میں دیکھا جائے۔ بادشاہوں اور نبیوں نے اُس کے دن کو دیکھنے کی آرزو کی اور اُس کی آمد سے پہلے ہی مایوس ہو کر مر گئے، مگر اُس نسل کو جو مسیح کے ایام میں زندہ تھی، یہ منظر نصیب ہوا، تاہم یہ نظارہ بھی اُن سے چھین لیا گیا۔ وہ اس کے باعث کچھ بھلے نہ ہوئے بلکہ بعض امور میں وہ اس سے بھی بدتر ہو گئے کہ جس کے لہو کا بار اُن پر اور اُن کی اولاد پر آیا۔

پس یہ ایک عمومی حقیقت ہے کہ جتنی بھی ظاہری دینی برکات تم میں سے کسی کو میسر ہوں، اگر تم روحانی انسان نہ بنو اور فی الواقع مسیح کے شاگرد نہ ٹھہرو تو یہ سب تم سے لے لی جائیں گی، بہت جلد لے لی جائیں گی، اور کوئی برکت پیچھے نہ چھوڑیں گی بلکہ لعنت۔ آج تم خوشخبری کے سننے والے ہو، بعض تم میں سے اگرچہ تائب نہیں ہوئے، مگر تم ہمیشہ نہ سنو گے۔

ایسا ایک دیس ہے جہاں سبت کی گھنٹیاں کبھی نہیں بجتیں، جہاں رحمت کے قاصدوں کے پُر مسرت قدم کبھی نہیں دیکھے جاتے، اور جہاں تمہارے حضور نہ کوئی محبت بھری ملامت اور نہ شفیق مناجات کی آواز سنائی دے گی۔ اب تم خُدا کے لوگوں کے ساتھ گیت گاتے ہو، لیکن جلد تم ایسا نہ کرو گے۔ ایک اور آواز جو تمہارے کانوں میں زیادہ اجنبی اور لرزا دینے والی ہو گی، تمہیں سنائی دے گی۔

تم میں سے بعض، ممکن ہے، جو ابھی تائب نہیں ہوئے، جرأت کر کے مقدسات کو چھوتے ہو اور ہیئتسمہ پا چکے ہو اور خُداوند کی میز پر آئے ہو۔ تمہارے لئے ایک اور ہیئتسمہ بھی ہے اور ایک اور دسترخوان ہے جس پر تم روٹی کھاؤ گے، جو خُداوند کی میز سے بہت مختلف ہو گا۔ کیونکہ اگر تم تائب نہ ہوئے تو یہ سب تمہارے لئے فضل کے وسیلے نہ ہوں گے بلکہ تمہارے خلاف تیزی سے دوڑنے والے قاصد ہوں گے جو تمہاری ملامت کریں گے۔

یہ ایک نہایت رنج انگیز حالت ہے کہ انسان ایسا شریر ہو جائے کہ جو چیز اچھی ہے، وہ بھی اُس کے لئے بُری ٹھہرے، اور یہ ہماری نسل کی گراوٹ اور غیر مبدل فطرت کی بدحالی کی بولناک دلیل ہے کہ حتیٰ کہ بہترین دینی برکات بھی خُدا کے فضل کے بغیر ہمارے لئے موت کی موت کی ہو بن جاتی ہیں۔

پس خیال کرو کہ جیسا کہ متن میں فرمایا گیا کہ وہ دنیا جس نے مسیح کو دیکھا، اُسے پھر نہ دیکھے گی، اسی طرح بہت سی ظاہری برکات جو دنیا دار لوگ بھی کسی حد تک برتتے ہیں، وہ بھی اُن سے پھر چھین جائیں گی۔ کیونکہ جس طرح انہوں نے باطنی روحانی فضل کو قبول نہ کیا، اسی طرح وہ ظاہری نشان اور برکتیں بھی اُن کے پاؤں تلے ہمیشہ کے لئے روندی جائیں گی۔ جس طرح انہوں نے خُدا کے فضل کو دل میں اُس کی تاثیر کے ساتھ قبول نہ کیا، اسی طرح محبت کی پیشکشیں اور رحمت کی ظاہری خدمتیں بھی اُن سے اٹھا لی جائیں گی۔

اس سیاہ پس منظر پر ہمارے متن کا جواب اور زیادہ چمکے گا

لیکن تم مجھے دیکھتے ہو ”تم، میرے لوگ، تم جو ایمان لائے ہو، تم جو فضل کے وسیلے نئی فطرت کو پا چکے ہو، تم جو موت سے زندگی کی طرف گزر گئے ہو—جب دنیا مسیح کو نہ دیکھے گی، تم اُسے اُس کے جلال میں دیکھو گے، بلکہ اب بھی جبکہ نابینا دنیا اُسے نہیں پہچانتی، تم اُس کے دیدار سے حظ اُٹھاتے ہو۔

—ہماری پہلی گفتگو آج شب اس پیش گفتار کے بعد یہ ہو گی

روحانی امتیازات :

دنیا اُسے پھر نہ دیکھتی، لیکن تم اُسے دیکھتے ہو۔ یہ فرق دیکھنے کی نوعیت میں ہے۔ دنیا کی مسیح کو دیکھنے کی نظر، ابتدا ہی سے، صرف ظاہری آنکھوں کی نظر تھی، اور اس لیے جب مسیح اس جہان سے اُٹھا لیا گیا، تو دنیا نے اُسے پھر نہ دیکھا۔ لیکن جب وہ چلا گیا، تب بھی بعض ایسے تھے جنہوں نے اُسے ایک اور نظر سے دیکھا، جو اُس کے جسمانی فراق سے متاثر نہ ہوئی۔ وہ دیکھتے ہی رہے، کیونکہ اُن کا دیکھنا فقط آنکھوں کا دیکھنا نہ تھا۔

جب یسوع مسیح زمین پر تھا، اُس بے دین انسان کی ساری نظر اُس کے ظاہر جسم تک محدود تھی۔ جیسا کہ بعض گمان کرتے ہیں کہ وہ لاجواب خوبصورتی کا حامل تھا، اور میں بھی یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ابتداء میں یوں ہی تھا۔ ایسا کامل روح ضرور کسی بے مثل جسمانی پیکر میں جلوہ گر ہوا ہوگا۔ میں تصور کر سکتا ہوں کہ وہ فضل و کرم سے معمور تھا، محض اُس لفظ کے عام معنوں میں ہی نہیں بلکہ اُس کے اعلیٰ مفہوم میں بھی۔

لیکن بعد کے برسوں میں اُس کی روح کے غم ایسے تھے کہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ بڑا دکھائی دیتا تھا، کیونکہ یہود نے کہا، ”تو ابھی پچاس برس کا بھی نہیں“ حالانکہ وہ تیس برس سے کچھ اوپر تھا۔ شاید یہی زوال، یہی غم کی لاغری اُس پر غالب آئی کہ اُس میں نہ کوئی جاذبِ نظر شکل باقی رہی نہ دلفریبی، اور جب لوگ اُس پر نگاہ کرتے، اُسے غموں کے مرد اور رنج کے آشنا کے طور پر دیکھتے۔

ظاہری پیکر جو کچھ بھی رہا ہو، بے دین انسان کی نگاہ میں وہی سب کچھ تھا، فریسی نے بھی بس اُسے وہی دیکھا، پلاطس نے بھی اُسے اسی صورت میں دیکھا، ہیرودیس نے بھی وہی دیکھا۔ صرف وہی ظاہری شبیہ۔ لہذا انہوں نے خُدا کے حقیقی مسیح کو کبھی دیکھا ہی نہ تھا۔ اور اس کی شہادت یہ ہے کہ بعض نے اُسی میں صرف ایک دغا باز کو دیکھا، جو اپنے آپ کو وہ جتاتا تھا جو وہ نہ تھا۔ اور کچھ فقط اُس میں ایک عام نبی کو دیکھ سکے، ایک غیر معمولی انسان، مگر پھر بھی نبیوں میں سے ایک، اُس سے زیادہ کچھ نہیں۔ وہ اُس میں وہ نہ دیکھ سکے جو اُس کے شاگردوں نے دیکھا۔ یعنی اُس کی باطنی عظمت، اُس جلال کو جو باپ کے اکلوتے کی مانند تھا، فضل اور سچائی سے معمور۔

اب، تم کسی انسان کو اس لیے نہیں جانتے کہ تمہیں اُس کی آنکھوں کا رنگ معلوم ہے یا اُس کے گیسوؤں کی کسی خاص پیچش کی خبر ہے یا اُس کے خد و خال کا علم ہے۔ تم کسی انسان کو تب زیادہ جانتے ہو جب اُس کے ساتھ رہتے ہو، جب اُس کی روح کو پہچانتے ہو، جب اُس کی فضیلتوں کا سراغ پاتے ہو، جب اُس کے راز پڑھتے ہو۔ وہی ہے اصل انسان۔ روح ہی انسان ہے، جسم تو فقط اُس حرم کی مانند ہے جہاں روح بستی ہے۔

دنیا نے مسیح کو فقط اُس کی ظاہری شبیہ میں دیکھا، اور جب وہ چلا گیا تو اُس نظر سے وہ اُسے پھر نہ دیکھ سکی۔ لیکن اُس کے شاگردوں نے اُس کی باطنی طبیعت کو دیکھا تھا۔ اُن میں بعض نے وہ دیکھا جو گوشت اور خون نہ دکھا سکتے تھے۔ اُن کی آنکھیں آسمانی تیل سے ممسوح کی گئی تھیں اور اس لیے جب مسیح اُن کی ظاہری بصارت سے اوجھل ہوا، تب بھی وہ دیکھتے رہے۔

اور میں یہ جسارت سے کہتا ہوں کہ وہ اب پہلے سے زیادہ صاف دیکھنے لگے تھے۔ کیونکہ جب وہ اُن سے اُٹھا لیا گیا، تب انہوں نے اُس کے کہے ہوئے کلام کو زیادہ بصیرت سے پڑھنا شروع کیا۔ انہوں نے اُس کے بعض افعال کو نئے نور میں دیکھنا شروع کیا۔ اور بہت کچھ جو وہ اُس وقت نہ سمجھ سکے جب وہ اُن کے ساتھ تھا کیونکہ وہ اُس کو برداشت نہ کر سکتے تھے، اب وہ اُس کے فراق میں سمجھنے لگے، کیونکہ اُس کی روح نے اُن پر اُسے ظاہر کیا۔ اُن کی عقلیں اُس گہرے حق کو قبول کرنے کے قابل بنائی گئیں۔ وہ اُس کی غیر موجودگی میں پہلے سے بہتر دیکھنے لگے، جبکہ دنیا سرے سے دیکھ ہی نہ سکی۔

اے عزیز دوست! میں تم سے پوچھتا ہوں قبل اِس کے کہ آگے بڑھوں کیا تمہیں کبھی یسوع مسیح کا ایسا دیدار نصیب ہوا ہے؟ نہیں، میرا یہ مطلب نہیں کہ کیا تم نے کبھی خواب میں اُسے دیکھا؟ میرا یہ مطلب بھی نہیں کہ کیا تمہیں کبھی کسی رویا کا گمان ہوا؟ مجھے اس سے کچھ سروکار نہیں کہ ہوا یا نہ ہوا۔ اگر تم شیطان کو دیکھو تو بھی تم جہنم میں جاؤ گے نہیں، اور اگر تم مسیح کو دیکھو تو بھی تم محض اسی پر جنت میں نہ جاؤ گے۔

لیکن کیا تم نے کبھی اُس کا وہ روحانی دیدار کیا ہے جس سے اُس کی فطرت کا ادراک تمہارے دل میں روشن ہوا؟ کیا تم نے اُسے خُدا کا مسیح، خُدا اور انسان، اکلوتا، محبوب، نجات دہندہ، اپنی روح کا بادشاہ جان کر دیکھا ہے؟ کیا تم نے اُسے یوں دیکھا ہے کہ اُس نظر سے مغلوب ہو کر فی الفور اُس کی خدمت میں شامل ہو گئے ہو؟ اوہ! یہی وہ نظر ہے جو وہ اپنے لوگوں کو

بخشتا ہے—وہ نظر جو نجات دیتی ہے، وہ نظر جس کا ذکر اُس نے فرمایا: ”دنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی لیکن تم مجھے دیکھتے ہو“—یہی آنکھوں کی نظر اور باطن کی نظر کا فرق ہے۔

ہمیں مسیح کی ایک ایسی نظر بھی حاصل ہے جو فقط اُس وقت تک قائم نہیں رہتی جب وہ رخصت ہو بلکہ اُس وقت بھی قائم رہتی ہے جب ہماری آنکھیں بھی جاتی رہیں۔ دنیا اُسے صرف اُسی وقت تک دیکھ سکتی ہے جب تک آنکھ سلامت ہے۔ اگر آنکھ پر کوئی پردہ پڑ جائے یا خاص طور پر آنکھ اور جسم کی تمام قوتیں موت سے مغلوب ہوں، تو پھر دنیا کے لیے مسیح کا کوئی دیدار باقی نہ رہے گا۔

لیکن ہمارے حال میں، یسوع مسیح کا جو دیدار ہمیں عطا ہوا ہے، وہ ایسا ہے جو آنکھوں کے بجھ جانے سے اور بھی روشن ہوا ہے—ایسا نظارہ جو جسم کے زوال کے ساتھ ساتھ اور زیادہ صاف ہوتا جاتا ہے، اور وہ دیدار سب سے کامل تب ہو گا جب ہم آنکھوں سے کلیتاً فارغ ہو جائیں گے، اور بے جسم اور روحانی حالت میں ہوں گے—تب ہم بادشاہ کو اُس کے جمال میں کامل طور پر دیکھیں گے۔ اور اگرچہ کچھ عرصہ بعد اُس دیدار میں جسمانی نظر بھی شامل ہو گی، جب بدن قبر سے جی اٹھے گا، لیکن اس اثناء میں ہمارا دیدار ایسا ہے کہ اگر ہماری آنکھیں ہم سے چھین بھی لی جائیں، تو ہم خدا کا شکر ادا کریں گے کہ اس سے ہمارے مسیح کے نظارہ میں ذرہ برابر بھی کمی نہ آئے گی۔

اس جگہ آج شب کچھ ایسے اشخاص بھی ہیں جن کو میں محبت اور التفات سے یاد کرتا ہوں، جنہوں نے برسوں سے سورج کی روشنی کو نہ دیکھا، اور پھر بھی اُن کی آنکھیں یسوع کے چہرہ کو ہمیشہ دیکھتی ہیں۔ کیونکہ اُن کی مسیح سے محبت اس قدر گرمجوش ہے اور اُس کے ساتھ اُن کی رفاقت اس قدر دائمی ہے کہ اُن کی آنکھوں کا چھن جانا اُن کے لئے گویا ایک نعمت ہو گیا ہے۔ وہ بہتر اس لئے دیکھتے ہیں کہ اُس پردے نے اُن کی ظاہری بینائی کو دنیا سے روک دیا۔

ہاں، اور اگر ہم میں سے کسی پر رفتہ رفتہ آنکھوں کا بند ہو جانا وارد ہو، اگرچہ یہ آزمائش سخت گراں ہو گی، تب بھی ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ ہم اُسے دیکھ سکیں گے، اور جب موت میں آنکھوں کی رگیں ٹوٹیں گی، تب بھی ہم اُسے دیکھیں گے، اور جب ہم وہاں ضعف میں پڑے ہوں گے اور دوست گمان کریں گے کہ ہم ہر خوشی سے منقطع ہو چکے ہیں، تو ہم خود کو صرف اس امر میں محصور پائیں گے کہ اپنے خداوند اور نجات دہندہ کے جلوہ کامل کے انتظار میں ہیں۔

پس وہ نظارہ جو خدا اپنے لوگوں کو عطا کرتا ہے، وہ ایسا دیدار ہے جو نہ تو مسیح کی جسمانی موجودگی پر موقوف ہے اور نہ ہی ہمارے جسمانی دیدے پر۔

اس روحانی امتیاز کے باب میں ہم مزید کہتے ہیں کہ یہ وہ نظر ہے جو اس وقت بھی کارآمد رہتی ہے جب سب کچھ خلاف چلتا ہے۔ جب دنیا کے آدمی کا کام خوب چل رہا ہوتا ہے، تب تو وہ بھی دیکھتا اور کہتا ہے، ”شاید خدا یہاں ہے۔“ اگر وہ محض ظاہر میں دیندار ہو، دل سے نہ ہو، اور کسی ایسی جماعت میں شریک ہو جہاں کسی درجہ کا دینی جوش ہو، اگر اُس کا دل اُس کے ذوق کے مطابق آسودہ ہو، تو وہ کہے گا کہ مسیح یہاں موجود ہے۔

لیکن خدا کا فرزند وہاں بھی یسوع کو دیکھتا ہے جہاں اور کوئی نہیں دیکھ سکتا، یعنی طوفان اور آندھی کے عین بیچ میں، جب سب کچھ فوری ہلاکت کی دھمکی دیتا ہو۔ ایماندار اُسے یہ فرماتے سنتا ہے، ”میں ہوں،“ اور اُسے موجوں پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے—وہ اُسے فقط پرجوش عبادت گاہوں میں نہیں بلکہ خلوت کی خاموشی میں بھی دیکھتا ہے۔

دنیا دار تنہائی میں کچھ نہیں دیکھتا، نہ ہی اُس کے دل میں کوئی مقدس خیال آتا ہے، لیکن وہیں مسیحی یسوع کو پہچانتا ہے۔ اور اگر اُس خلوت میں ہزار آزمائشیں، وسوسے، باطنی غم اور رنج بھی ہوں، تب بھی ایمان پورے طور پر بیدار رہتا ہے، اور ایماندار ہر کہر اور ہر بادل سے پار نظر کرتا ہے اور یسوع کو دیکھتا رہتا ہے، اُس کے وعدے کے مطابق—”دیکھو، میں ہر روز تمہارے ساتھ ہوں، عالم کے آخر تک۔“

وہ ایمان غریب ہے جو فقط دھوپ میں یسوع کو دیکھ سکے۔ وہ ایمان بہادر ہے جو اُسے آدھی رات میں دیکھے۔ وہ ایمان کمزور ہے جو تب مانتا ہے کہ یسوع یہاں ہے جب سب کچھ خوشحال ہو، لیکن وہی ایمان برحق ہے جو جانتا ہے کہ جب کچھ بھی کامیاب نہ ہو سوائے ایمان کے—جو آزمائش میں سب سے زیادہ بڑھتا ہے—تب بھی یسوع یہیں ہے۔ یہ ایک جلالی امر ہے کہ بعض اوقات خدا کے کلام کو الٹ کر پڑھا جائے—یہ ماننا کہ اُس کی سخت باتیں بے مہری نہیں بلکہ اُس کے عصا کی ہر چوٹ میں محبت ہے، اور نجات دہندہ کے ہر کڑے لفظ میں ابدی محبت چھپی ہوئی ہے۔

پس ایمان نہ صرف یسوع کو اُس کی جسمانی غیر حاضری میں دیکھتا ہے، نہ صرف اُسے بغیر جسمانی آنکھ کے دیکھتا ہے، بلکہ اُسے اُس وقت بھی دیکھتا ہے جب حواس کے لیے اُس کا وہاں ہونا محال نظر آتا ہے۔

—ان امتیازات پر دھیان کرو، اور اب آگے بڑھتے ہیں

اب ہمارے سامنے ہے:

II

روحانی بصیرت:

میں تم سے پوچھتا ہوں، اے بھائیو اور بہنو، کہ اب خاموشی سے اپنے دلوں میں جہانکو کہ آیا تم میں وہ روحانی بصیرت ہے جس کا ہم ابھی ذکر کریں گے۔ ہم اُسے دیکھتے ہیں۔ ہم اُسے دیکھتے ہیں، اُول اُس توکل کی نگاہ سے جو اپنا کل سہارا اُس پر ڈال دیتی ہے۔ دنیا مسیح کو اپنی امید کی عظیم بنیاد نہیں مانتی۔ وہ اپنی ہی اعمال کو دیکھتی ہے۔ وہ رسموں اور ظاہری طریقوں میں بھروسہ رکھتی ہے۔ لیکن ہم اُسے دیکھتے ہیں۔ جب ہمارا ایمان نظر اُٹھاتا ہے، تو مسیح کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔ ”کسی انسان کو“ نہیں، فقط یسوع کو۔

اُسی پیارے صلیب پر میری جان اپنا سارا توکل لٹکائے ہوئے ہے—کہیں اور ایک چیتھڑا بھی نہیں

،میرا کل بھروسہ تجھ پر قائم ہے”
”میری ساری مدد تجھ سے ہی آتی ہے۔“

یہ ایک مسیحی کی خاص نشانی ہے کہ وہ سادہ ایمان کی اُس نظر سے مسیح کو دیکھتا ہے جو محض اُسی پر تکیہ کرتی ہے۔ اے عزیز سننے والے! کیا اس پہلو سے تو یسوع کو دیکھتا ہے؟ اگر ایسا ہے، تو یقین رکھ کہ جہاں وہ اپنے جلال میں ہے، وہاں تو بھی جلد اُس کے ساتھ ہوگا۔ اُس نظر میں زندگی ہے۔ اُس میں صرف حال کی زندگی نہیں بلکہ ابدی زندگی ہے جو اُسے دیکھنے میں ہے۔ میری امید ہے کہ تو اُن میں سے نہیں جو کہتے ہیں، ”میں نے ایک بار یسوع کو دیکھا تھا۔“

نہیں، ہم اُسے اب بھی دیکھتے ہیں۔ ہمارے ایمان کی زندگی اُس دائمی نظر میں ہے جو مسیح پر لگی رہتی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم نے اُسے کبھی دیکھا تھا اور پھر اپنی نگاہ ہٹا لی، بلکہ ہم آج بھی دیکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان کسی پرانی اندرونی کیفیت پر موقوف نہیں بلکہ اُس کامل کام پر قائم ہے جو ہمیشہ کے لئے باقی ہے، اور جس پر ہم روز بروز نظریں لگائے رکھتے ہیں۔ ہم اُسے سادہ ایمان کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

ہم اُسے اُس پرستش بھری نگاہ سے بھی دیکھتے ہیں۔ اے مسیحی، آج شب تجھے کیا گمان ہے کہ وہ کہاں ہے؟ وہ وہاں ہے—اُس کے جسم کے اعتبار سے—وہ باپ کی دہنی طرف جلوہ افروز ہے۔ میں اپنی تصور کی قوت کو نہ ابھاروں گا کہ اُسے اُس مافوق نور جلال میں تمہارے سامنے رکھوں جو آسمان کے چراغوں کو ماند کر دیتا ہے، ورنہ ہم اُس کا ایسا حال بیان کرتے کہ تمہیں یوں معلوم ہوتا جیسے وہ ابھی تمہارے لئے شفاعت کر رہا ہے، اور تم اُسے دیکھتے کہ تمہارے نام اُس کے سینہ پر جڑے جواہرات پر کندہ ہیں، جو اُس گھڑی باپ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔

لیکن اگرچہ ہم اُسے یوں مجسم نہ دکھائیں، پھر بھی ہم اُسے ایمان سے وہیں دیکھتے ہیں، اور ہماری جان جھک کر سجدہ کرتی ہے۔ سلام، اے عمانوئیل! مریم کا بیٹا اور خُدا کا بیٹا! انسان اور خُدا! ہم اپنے پورے دل سے تیری پرستش کرتے ہیں! اگر ہمارے پاس تاج ہوتے تو تیرے قدموں میں ڈال دیتے، لیکن جب تک وہ ہمارے نہیں ہوئے، ہم تجھے اپنے گیت، اپنی دعائیں، اور اپنے دل کی محبت پیش کرتے ہیں۔ اور یہاں، آج شب تیرے مقدسوں کی جماعت میں، ہم تجھے دیکھتے اور تیری عبادت کرتے ہیں۔

آج شب میں اپنے دل میں مسیح کا اُس دیدار سے زیادہ صاف نظارہ محسوس کرتا ہوں جتنا میں تمہیں اپنی نشستوں پر بیٹھے دیکھتا ہوں۔ جب میں تمہیں دیکھتا ہوں تو محض اُس جسم پر نگاہ ڈالتا ہوں جس میں تم رہتے ہو۔ کہ تم حقیقت میں کیا ہو، یہ میں نہیں دیکھ سکتا۔ تمہارے خیالات اور احساسات میری نگاہ سے چھپے ہیں۔ لیکن جب میں آج شب مسیح کو دیکھتا ہوں، اگرچہ اُس کا جسم نہیں دیکھتا، اُس کے زخم نہیں دیکھتا، اُس کے جی اٹھنے کے بدن کا جلال نہیں دیکھتا، پھر بھی میں اُسے دیکھتا ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں وہ کیا سوچتا ہے، میں جانتا ہوں وہ کیا محسوس کرتا ہے، میں جانتا ہوں وہ کس بات کی امید رکھتا ہے، میں جانتا ہوں اُس کے دل کی لگن کیا ہے۔ وہ اپنی قوم سے محبت سے معمور ہے۔ وہ اُن کی بھلائی کے خیال میں ہے۔ وہ ہماری خاطر شفاعت کر رہا ہے۔ وہ ہمارے لئے تخت کے سامنے مصروف کار ہے۔ ہم اُسے پرستش کی نظر سے دیکھتے ہیں اور صاف دیکھتے ہیں۔

دوبارہ ہم آج شب خُداوند یسوع مسیح کو دیکھتے ہیں—میری امید ہے کہ واقعی دیکھتے ہیں—پاک اطاعت کی آنکھ سے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ یہاں موجود ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جب ہم اپنے گھروں کو جائیں گے، وہ اپنی روح میں ہمارے ساتھ رہے

گا۔ اور جب کل صبح ہم اپنے کام کاج پر جائیں گے، وہ تب بھی ہمارے ساتھ ہو گا۔ اب ہم اُس کی حضوری میں ویسا گناہ نہیں کر سکتے جیسے اور لوگ کرتے ہیں۔ ہم دُنیا کی عام رسومات میں ڈوبنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ ہم اُس کی موجودگی میں دُنیا کی باتیں نہیں کر سکتے۔ ہم اُس کے اصولوں سے منہ موڑنا نہیں چاہتے، اور کیوں؟ کیونکہ یسوع وہاں ہے، اور اُس کی حضوری کا احساس ہمیں آزمائش سے روکتا ہے، اور بار بار صرف باز رکھتا نہیں بلکہ ہمیں اُس کی خدمت میں آگے بڑھنے پر مجبور کرتا ہے۔

کاش ہم زیادہ تر اُسے اس معنی میں دیکھیں، اور پھر بھی، اے بھائیو، میری اُمید ہے کہ ہم میں بعض تو ہمیشہ کی طرح اُسے روزانہ یوں ہی دیکھتے ہیں گویا وہ ہمیں سایہ کنے ہوئے ہے۔ مجھے خوب معلوم ہے کہ میں جب بیٹھا تمہارے لئے کلام سوچ رہا ہوتا ہوں، تو اکثر ایسا لگتا ہے جیسے سر اُٹھا کر دیکھوں گا تو وہ مجھے دیکھ رہا ہو گا۔ اور جب راہ چل رہا ہوں تو بار بار یوں معلوم ہوتا ہے کہ میں خود کو روک لیتا ہوں گویا اُس کے قدموں کی چاپ سن رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں یہ ظاہراً ممکن نہیں، لیکن اُس کی حضوری کا احساس ہے، ادراک ہے کہ وہ مجھ سے ہم کلام ہے اور میں اُس سے۔

کیا تمہارے ساتھ بھی ایسا ہے؟ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے اکثر کے ساتھ ہے۔ اوہ! اس کیفیت کی اور زیادہ قدر کرو۔ ہم میں سے بعض اُس کی حضوری ہفتوں یا مہینوں تک کھو دیتے ہیں، اور یہ نہایت افسوسناک بات ہے کہ ایسی دنیا میں یوں بسر کریں کہ مسیح سے دُور ہوں۔ اوہ! بھیڑو، تمہیں اس وقت چرواہے سے دُور ہونے کی گنجائش نہیں جب بھیڑیا اتنا قریب ہو۔ اے فرزند! تمہیں اپنے بڑے بھائی سے اس وقت دُور ہونے کی گنجائش نہیں جب وہ اندھیرے میں چلتی اور دن کو تیر اُڑتے ہیں، اور اُس کے سوا کوئی تمہیں بچا نہیں سکتا۔

اوہ! کوشش کرو کہ اس خیال کی پوری حقیقت میں داخل ہو جاؤ—ہم اُسے دیکھتے ہیں، فقط وہاں نہیں کہ پرسنش کریں، بلکہ یہاں بھی اُسے دیکھتے ہیں کہ اُس کی حضوری کے دباؤ اور کشش کو محسوس کریں، اور اُس کے بارے میں اُسی طرح محسوس کریں جیسے ہاجرہ نے بیابان میں یہواہ کے بارے میں کہا، جب اُس نے کہا

”تو خدا مجھے دیکھتا ہے“—تو مسیح مجھے دیکھتا ہے۔ اے مصلوب، تو میرے ساتھ ہے۔ اے سرمدی خُداوند، میں تیری راہوں میں قدم بہ قدم چلتا ہوں۔ جب تو اتنا نزدیک ہے تو میں گناہ پر رضامند کیونکر ہو سکتا ہوں؟ پھر بھی ہم اُسے دیکھتے ہیں۔

ہم اُسے مزید، اے عزیزو، اکثر اُس اعتماد کی نظر سے دیکھتے ہیں جو مصیبت کی گھڑیوں میں ہمیں تسلی عطا کرتی ہے۔ اس بات پر غور کرو جو میں کہنا چاہتا ہوں۔ اکثر خُدا کا خادم جب دیکھتا ہے کہ دنیا میں کس طرح معاملات بگاڑ کی طرف جاتے ہیں، خصوصاً دینی دنیا میں، تو یہ گمان کرنے لگتا ہے کہ گویا یسوع یہاں نہیں ہے۔ درحقیقت، بڑی مقدار میں ایمان چاہیے کہ اُس وقت بھی یسوع کو دیکھا جا سکے جب کلیسیا میں سرد مہری چھائی ہو، جب خدام دین کو روحوں کی نجات کی فکر نہ ہو، جب کلیسیا غفلت میں سو جائے، اور دنیا اپنی خرافات میں اور زیادہ بے حیاء ہو جائے، اور اپنے دہری کفر میں اور زیادہ ڈھٹائی دکھائے۔

لیکن ایمان سیکھتا ہے کہ یسوع اب بھی یہاں ہے، وہ لشکر سے جدا نہیں ہو سکتا۔ وہ سردار فوج ہے اور فتح میں شریک ہے۔ وہ الگ نہیں ہو سکتا۔ جو کچھ اس عالم میں وقوع پذیر ہوتا ہے، وہ اُسی کی تدبیر اور اختیار کے ماتحت ہے۔ اُس نے کنجیاں اپنے سے جدا نہیں کیں، مبارک ہے اُس کا نام۔ اور نہ ہی انہیں ابلیس کے حوالہ کیا ہے، بلکہ وہ اُسی کی کمر سے لٹکی ہیں۔ دیکھو، وہی مقتدر کنجیاں—موت اور دوزخ کی—اب بھی اُسی کو سپرد ہیں۔ اُس نے رتھ کسی شریر پہو کو نہیں سونپ دی کہ اس جہاں میں افراتفری مچا دے۔ حکومت اُس کے کندھوں پر ہے۔ وہ ”عجیب مشیر، قوی خُدا، سرمدی باپ، سلامتی کا شہزادہ“ کہلانے گا۔

—آج بھی

”وہ ہر مقام پر اقتدار رکھتا ہے“
”اور سب چیزیں اُس کی قدرت کی خدمت گزار ہیں۔“

جب وہ کچھ مدت کے لیے شریر طاقتوں کو ڈھیل دیتا ہے کہ زیادہ کھل کھلیں، تو یہ اس لیے ہے کہ بعد میں وہ انہیں اچانک اپنی مٹھی میں کھینچ لے اور اپنی قدرت کو آشکار کرے، اور انہیں رسوا کر دے، یہاں تک کہ ان کی بظاہر فتوحات کو شکست سے دوچار کر دے۔ اے خُدا کے فرزند، اعتماد رکھ! خُدا کی کلیسیا محفوظ ہے۔ اُس پر کوئی خطرہ نہیں۔ اُس گھر کے ستونوں کو کوئی شمشون کبھی ہلا نہ سکے گا۔ وہ گھر پتھر پر پتھر رکھ کر، رات دن، یقیناً تعمیر ہوتا جاتا ہے، اور آخری پتھر شور مچاتے ہوئے کہا جائے گا، ”فضل، فضل اُس پر!“ پس ہم اُسے اُس اعتماد کی نظر سے دیکھتے ہیں جو تاریکی اور ناامیدی کے زمانہ میں ہمیں بڑی تسلی بخشی ہے۔

اور بھائیو، میری امید ہے کہ ہم اکثر مسیح کو اُس فرحت بخش مسرت کی نظر سے بھی دیکھتے ہیں جو ہمیں زندہ کرتی ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے کہ ایک ایماندار کو شرمندہ ہونا چاہیے اگر وہ غمگین رہے؟ کوئی کہے گا، ”اوہ! ہمارے پاس بہت سی مشکلات ہیں۔“ ہاں، میں جانتا ہوں، اور یہ کتنی بڑی رحمت ہے کہ ہمارے پاس ہیں! خدا نے مجھے بہت سی نعمتیں عطا کی ہیں جنہیں میں عزیز رکھتا ہوں، مگر اُن سب میں، اُس کے پیارے بیٹے کے بعد، جس چیز کو میں سب سے زیادہ قیمت دیتا ہوں، وہ سب سے بھاری صلیب ہے۔

میں نے اپنی مصیبتوں سے وہ بھلائی پائی ہے جو کبھی اپنی خوش حالی سے نہ پائی۔ میں کسی قیمت پر اپنی صلیب سے محروم نہ ہونا چاہوں گا۔ مبارک ہو خدا کا نام کہ آدمی اپنی غم کو اٹھانا سیکھتا ہے، کیونکہ اُسے اب ایمان کی بھی ضرورت نہیں رہتی کہ یہ مانے کہ یہ اُس کے لئے بھلا ہے۔ تجربہ سکھا دیتا ہے کہ وہ کتنی مفید ہیں، اور ہم اپنے باپ کے اُس پیالے سے محبت سیکھتے ہیں جس میں وہ ہر صبح وہ کڑوا گندھک بھرا دیتا ہے، پر اوہ! اُس نے ہمیں بے حد فائدہ پہنچایا ہے۔

جیسے کوئی آدمی جو بخار کے مرض میں مبتلا ہو اور اُس وبا کی وادیوں میں چل رہا ہو، وہ اُس کینین کے تلخ گھونٹ سے خوفزدہ نہیں ہوتا، جیسے کوئی بچہ جو جسے اُس کی کڑواہٹ گراں گزرے—وہ آدمی اُس کے فائدے کو محسوس کرتا ہے، یہاں تک کہ آخر کار وہ شکرگزاری سے اُس پیالے کو قبول کرتا ہے۔ اسی طرح، اے بھائیو، ہماری مصیبتیں ہمیں غمگین نہ کریں۔ جب وہ آئیں تو ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اگرچہ اُن کی عام فطرت غم پیدا کرتا ہے، مگر جب اُن کو صحیح طور پر قبول کیا جائے تو اُن کی غیر معمولی تاثیر یہ ہے کہ ہمیں خوشی سے بھر دیں، کیونکہ ہمارا باپ اُنہیں ہمارے لیے بھیجنا پسند فرماتا ہے۔

ایک قدیم جرمن مصنف ہمیں کچھ پرندوں کے بارے میں بتاتا ہے جو اُس کے پڑوسی کے مکان میں رکھے گئے تھے اور جنہیں گانے کی تعلیم دی جا رہی تھی۔ اُن میں کچھ ”بل فنج“ تھے، میرا گمان ہے، اور اُنہیں سیٹی بجانا سکھایا جا رہا تھا۔ لیکن کچھ اور پرندے بھی تھے—لک، اور بلبل، اور ایسے دوسرے—اور وہ تاریکی میں رکھے گئے تھے۔ یہ بہت ظالمانہ تھا—بیچارے چھوٹے پرندے اندھیرے میں پڑے، کوئی روشنی نہ دیکھ سکتے تھے۔ مگر اُس نے کہا کہ یہی وہ پرندے تھے جو سب سے پیارا گاتے تھے۔

اور اکثر اوقات خدا کا فرزند جب اپنے دل میں خداوند کی حضوری کی معرفت پاتا ہے تو اُن پرندوں میں سے ایک ہو جاتا ہے جو تاریکی میں بھی سب سے شیریں نغمہ سرا ہوتے ہیں۔ دیکھو، جب ہر طرف روشنی ہوتی ہے تو بہت سی چیزیں ہماری توجہ کو منتشر کر دیتی ہیں۔ مگر جب ہر طرف اندھیرا چھا جائے اور مسیح جلوہ فرما ہو اور اُسی کی ذات واحد دیدنی ہو، تب وہ اُن سب چیزوں سے بہتر محسوس ہوتا ہے جو ہماری نظر سے اوجھل ہو گئیں، اور اُس کا نور اُن سب ستاروں سے زیادہ روشن ہوتا ہے جو گل کر دیے گئے ہوں۔ اور تب ہم اُس کی حضوری کی بابت کہیں زیادہ پاکیزگی سے گاتے ہیں، اُس سب دنیوی نعمتوں سے کہیں بڑھ کر جو ہم سے چھن چکیں۔ فقط خدا کے فرزند کو یہ معلوم ہو جائے کہ مسیح اُس کے ساتھ ہے، تو اُس کی خوشی بے بیان اور جلال سے معمور ہو جاتی ہے۔

،چونکہ مسیح غنی ہے اور میں محتاج“

پس مجھے اور کس چیز کی حاجت؟

،چونکہ میرا محبوب میرا ہے اور میں اُس کا ہوں

،تو میں بابل کی ندی کے کنارے بیٹھ کر خداوند کا نغمہ گاؤں گا

کیونکہ وہ سرزمین بیگانہ نہیں جہاں وہ خود موجود ہو۔

،حتیٰ کہ قیدار کے خیمے بھی سلیمان کی ریشمی کشیدہ کاریوں کی مانند روشن ہو جاتے ہیں جب یسوع وہاں تشریف لاتا ہے

،اور میشک اب ماتم و غم کا نام نہیں رہتا بلکہ خوشی اور مسرت کا نام ہو جاتا ہے

“جب یسوع ہم غریبوں اور پردیسیوں کے ساتھ وہاں قیام کرتا ہے۔

ہم اُس یسوع کو اُس فرحت بھری خوشی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو ہمیں زندہ کرتی ہے۔ اور اے پیارے، ایک بار پھر ہم نے یہ سیکھا ہے کہ ہم اُسے اُس امید کی نظر سے دیکھیں جو ہمیں تحریک دیتی ہے، کیونکہ جب ہم نے اُسے یہاں ایک بار دیکھ لیا ہے تو ہم نہیں مان سکتے کہ وہ ہمیں محض حسرت میں مبتلا کرنے آیا ہے۔ ہم یقیناً یہ باور نہیں کر سکتے کہ اگر ہم نے یہاں اُسے گویا آئینہ میں دھندلی صورت میں دیکھا ہے، تو اُس رویت سے محروم رکھے جائیں گے جس کی طرف ہماری روحوں کو تربیت دی گئی ہے—یعنی رُو در رُو دیدار۔

نہیں، اے محبوبو، وہ دن آنے والا ہے—ہر پر لگا ہوا لمحہ اُس کو قریب لا رہا ہے—جب ہم بادشاہ کو اپنی آنکھوں سے اُس کے جمال میں دیکھیں گے اور کوئی دوسرا ہمارے واسطے نہ دیکھے گا۔ کیا تم نے کبھی خود کو اُس بابرکت حالت میں تصور کیا ہے جب تم اُسے دیکھو گے؟ میں کبھی کبھی کسی سوشل پہاڑ کی چوٹی پر گیا ہوں کہ سورج نکلتے دیکھوں۔ مگر میں اقرار کرتا ہوں کہ کبھی کامیاب نہ ہوا۔ میں نے اپنی آنکھیں پہاڑ کر افق کی تاک میں دیکھی ہیں کہ کب سورج کی کرن پھوٹے گی، پر اکثر بادلوں نے اُسے چھپا لیا۔

لیکن سورج کا طلوع بہر حال ایک جلالی منظر ہے، اور وہ ابدی طلوع کیسا ہوگا، جب ہم فسخ کی چوٹی سے اُسے دیکھیں گے، جب ہم نیبو کی بلندی سے اپنے نجات دہندہ کو دیکھیں گے؟ اے عزیزو، یہ خُدا کی حکمت ہے کہ اُس وقت ہم جسم میں نہ ہوں گے، کیونکہ یقیناً اُس جلوہ کا دیدار ہم پر حد سے زیادہ بھاری ہوتا۔ یہ خُدا کی مہربانی ہے کہ جب یہ جسم اُسے دیکھے گا تو یہ جی اُٹھا ہوا بدن ہوگا، اُس بے پایاں مسرت کو برداشت کرنے کے لیے مضبوط اور آراستہ، کیونکہ اگر وہ اب اپنے آپ کو ہم پر اُسی طور پر منکشف کرے جیسے وہ آسمان میں مقدسین پر ظاہر ہے تو میرا گمان ہے ہم اُس نور کی شدت سے ہی مر جاتے۔

پر کیا تم نے کبھی خود کو تصور کیا ہے کہ تم اُسے دیکھ رہے ہو؟ کرسٹیانیہ نے مرسی سے پوچھا کہ وہ کیوں ہنس رہی تھی۔ ”کیا میں ہنسی تھی؟“ اُس نے کہا۔ ”ہاں، گزشتہ شب تم نیند میں ہنسی تھیں۔“ پھر مرسی نے اپنا خواب بتایا کہ اُس نے وہ سرزمین دیکھی، اُس نے موتی کے پھاتکوں کے اندر قدم رکھا اور بادشاہ کو دیکھا۔ تب کرسٹیانیہ نے کہا کہ بجا تھا کہ وہ ہنسنے۔

اور کیا تم نے کبھی اُس تصور پر مسرت میں قہقہہ نہیں لگایا کہ تمہاری آنکھیں جلد ہی اُس مسیح خُدا کو دیکھیں گی، اُس انسان کو جس نے تمہارے لیے جان دی، کہ یہ اشکبار آنکھیں پھر کبھی نہ روئیں گی بلکہ اُس پر جمی رہیں گی؟ اوہ! یہ کیسی قابل قدر مسافرت ہے۔ جب گوڈفری نے اپنی فوج کو یروشلم کی طرف لے جایا، تب تک انہوں نے شہر فتح نہ کیا تھا، مگر اُس کے دیدار ہی نے اُن کے دلوں کو شاد کر دیا۔ پر اُس دن کیا ہوگا جب ہم فقط نئے یروشلم کو نہ دیکھیں گے بلکہ اُس نئے یروشلم کے بادشاہ کو دیکھیں گے، اُسے ہمیشہ کے لیے اپنا پائیں گے اور اُس کی آغوش میں ہمیشہ کو رہیں گے، بغیر کسی جلاوطنی کے خوف کے، ابد تک؟

اُو، اے دل گرفتہ لوگو، ہمت بندھو! کانٹوں بھرے اس راستے کو پار کرو، کیونکہ اس کا انجام شیریں ہے اور اس راستے کی سب مشقت کا کفارہ کر دے گا۔ اوہ! کاش ہم ابھی اُسی پر نظریں جمائے ہوتے اور اُس کے لبوں کی چومی ہمیشہ کے لیے ہمارے انصیب میں آجاتی!

”میرا دل اُس کے تخت پر اُس کے ساتھ ہے“
اور دیر کی تاب نہیں رکھتا
ہر لمحہ اُس صدا کا منتظر
”اُٹھ اور میرے پاس آ۔“

پس کاش ہمیں ایسا دیدار نصیب ہو، جو ہماری امید کو شعلہ ور کرے، ہماری آرزو کو مہمیز دے، اور اُس روشن دن کی آرزو میں ہمیں مشتاق بنا دے جب ہم اُسے چہرہ بہ چہرہ دیکھیں گے۔ میں ان منتشر خیالات کو دو تین باتوں پر ختم کروں گا

III

- روحانی تشجیع کے کلمات -

اے میرے بھائیو اور بہنو! شاید تم میں سے بعض نے اُس وقت جب میں مسیح کے دیدار کی بابت کلام کر رہا تھا، میری بات کا پیچھا کیا اور کہا، ”ہاں، میرا گمان ہے میں ان باتوں کی کچھ شُد بُد رکھتا ہوں۔“ وہ جو میں چاہتا ہوں، نہ وہ جو میری آرزو ہے، نہ ہی وہ جو مجھے اُمید ہے کہ میں جانوں گا، مگر پھر بھی میں کچھ نہ کچھ ان کا ذائقہ چکھ چکا ہوں۔“ سو یاد رکھو کہ اگر تم نے یسوع کو دیکھا ہے تو رُوح القدس ہی نے تمہیں اُسے دکھایا۔ تم کبھی بھی انسانی فطرت کی قدرت سے یا اپنے حال پر چھوڑے جانے کی صورت میں اُسے اُس روحانی طریق سے نہ دیکھ سکتے تھے۔

پس یہ ایک صاف نشانی ہے کہ رُوح القدس نے تمہاری جان میں کام شروع کر دیا ہے۔ آج شب شکرگزاری کرو، اوہ شکر کرو کہ اُس نے تمہاری اُن اندھی آنکھوں کے پاس آ کر انہیں کھول دیا! شکر کرو کہ اُس نے تمہاری مردہ جان کو زندگی بخشی! دسیوں ہزار لوگ جو تم سے کہیں زیادہ عقلمند، بلند مرتبہ اور شاید بعض باتوں میں بہتر ہیں، چمگادڑ کی مانند اندھے چھوڑے گئے ہیں، پر تم کو اُس کی حاکمانہ نعمت سے دیکھنے کے لائق کیا گیا۔ کیا تم اُسے حمد نہ کرو گے؟ کیا تمہارے پاس اُس کے لیے نغمہ نہیں؟ کیا کوئی نیک اعمال نہیں جو کھجور کی ڈالیاں بن کر اُس کی راہ میں بچھ سکیں کہ تم اُس کے فضل کی خوشی میں آج اُس کی پرستش کرو؟

یہ بھی یاد رکھو کہ اگر تمہیں یہ دیدار نصیب ہوا ہے تو یہ دیدار تمہیں دیگر انکشافات کی طرف بھی لے جائے گا۔ ”ہم اُسے دیکھتے ہیں“ — ذرا اس بات پر لمحہ بھر غور کرو۔ یہاں بعض ایسے ہیں جو انتخاب کی تعلیم کو نہیں دیکھتے۔ میرے عزیز بھائی، میری آرزو ہے کہ کاش تم دیکھ سکو، مگر اگر تم اُسے دیکھ سکتے ہو تو اسی پر شادمان ہو۔ بعض ہیں جو خُدا کے کلام کے وہ اسرار نہیں دیکھتے جن سے اکثر وہ لوگ پریشان ہوتے ہیں جو مسیح میں کامل ہو چکے ہیں۔ میرے عزیزو، اگر تم اُسے دیکھو گے تو آگے چل کر سب کو دیکھ لو گے۔

پہلے یسوع کو دیکھو، اور اُسی میں، اُسی کے وسیلے سے تمام سچائی تک پہنچو گے۔ ”کون سا الہی علم کا مجموعہ“ کسی نے مجھ سے پوچھا، ”آپ تجویز کرتے ہیں؟“ میں نے جواب دیا، ”میں نے فقط ایک ہی سنا ہے۔“ اُس نے کہا، ”لیکن کئی ایک ہیں۔“ میں نے کہا، ”نہیں، فقط ایک ہی ہے۔ الہی علم کو صرف ایک ہی بدن ملا تھا اور وہ تھا ہمارے خُداوند اور نجات دہندہ یسوع“ مسیح کا بدن، اور اُس بدن کا مطالعہ تمہیں سب سے عمدہ نظامی علم دین دے گا۔

مرکز سے شروع کرو، سورج سے، تو فلکیات سمجھ جاؤ گے۔ اور اگر تم کسی اور چیز کو اپنی دانش کے نظام کے مرکز میں رکھو گے سوائے مسیح کے، تو تم ہزار الجھنوں میں گرفتار ہو جاؤ گے اور کبھی بھی خُدا کی بادشاہی کی باتوں کو نہ سمجھو گے۔ یسوع کا دیدار اور سب باتوں کے دیدار کی ضمانت ہے۔ جس نے اُسے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا، رُوح کو دیکھا اور باقی سب کچھ بھی دیکھے گا۔

اُوں ہم اپنے آپ کو اِس خیال سے تشجیع دیں کہ یسوع مسیح کا دیدار اُن بہت سی باتوں کی تلافی کرتا ہے جو ہم دیکھتے ہیں۔ اور میں کیا دیکھتا ہوں؟ میں چاروں جانب لڑائیاں دیکھتا ہوں۔ میں اپنے اعضا میں گناہ دیکھتا ہوں، پر میں اُسے دیکھتا ہوں، اور اس لیے جانتا ہوں کہ وہ گناہ کو مغلوب کرے گا۔ ”تو اُس کا نام یسوع رکھے گا، کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا۔“

میں اپنی روزانہ چال اور گفتگو میں ہزار خامیاں اور کمزوریاں دیکھتا ہوں، مگر جب میں اُسے دیکھتا ہوں تو سب ڈھک جاتا ہے، کیونکہ اُس کا خون اور راستبازی اسرائیل کی سب بدکرداریوں کو ڈھانپ لیں گے اور اگر وہ تلاش کی جائیں تو نہ پائی جائیں گی۔

میرے عزیز بھائیو! شاید تم میں سے بعض آج شب تنگ دستی دیکھتے ہو۔ بعض اپنے پیشہ میں بہت سی مشکلات دیکھتے ہیں۔ شاید کوئی بھائی خادم یہاں اپنی خدمت میں سخت مایوسی دیکھتا ہے۔ پر میرے عزیزو! اگر تم اُسے دیکھ سکتے ہو تو یہ ایک دیدار سب سیاہ اور اُداس مناظر کا کفارہ کر دے گا، اور اگر تم نے سیکھ لیا کہ اُسے کامل نظر سے دیکھو تو تم خوش دلی سے ان سب باتوں پر نظر ڈال سکو گے۔

اُسے دیکھنا، جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، ہماری آنکھوں کو اُس عظیم ترین دیدار کے لیے تیار کرتا ہے جو کبھی آنکھوں نے دیکھا ہو۔ اگر ہم آج اُسے دیکھتے ہیں تو یہ اُس کے مقابلے میں چھوٹی بات ہے۔ فرشتوں کو دیکھنا، جیسا کہ ہم دیکھیں گے، جب وہ ہماری مرگھٹیا پر پرواز کریں گے، معمولی بات ہے۔ وہ چمکتے فرشتے جنہیں ہم دریا کے کنارے ہمارا استقبال کرتے دیکھیں گے اور اُس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے میں مدد کریں گے جہاں شہر بسا ہے، انہیں دیکھنا بھی معمولی بات ہے۔ اگر ہم اُسے دیکھتے ہیں تو یہ گویا ان سب عجائب کا بیعانہ اور وعدہ ہے۔

ہم اُس روز نہ ڈریں گے جب دنیا آگ میں لپٹ جائے گی، خواہ عناصر شدید حرارت سے پگھل جائیں۔ ہم اُس روز نہ ڈریں گے جب قبریں پھٹ جائیں گی اور بے شمار مقدسین زندہ ہو کر اُٹھیں گے۔ ہم نہ ڈریں گے جب ہولناک عدالت کا دربار لگے گا اور بادشاہ ترازو لیے انسانوں کی تقدیر تولے گا۔ ہم اُس جہنم کو دیکھ کر بھی خوف نہ کریں گے جو ناقابل بیان دہشت سے معمور ہے، نہ اُس ابدیت کو دیکھ کر گھبرائیں گے جس میں خُدا کی عدالت کی بیبت انگیزی بھڑکتی آگ کی طرح دائمی عذاب بنے گی۔ اُس انسان کے لیے کچھ بھی دہشت ناک نہیں جو خُداوند کو دیکھ چکا ہے۔

نہیں، اُس کے لیے کم ہی کوئی چیز باعث حیرت ہوگی، کیونکہ یسوع کا دیدار گویا سب جلالوں کا بیج ہے۔ وہ دیدار جو ہمیں اپنے باطن میں آسمان کا نمونہ عطا کرتا ہے اور ہمیں اپنے رُوح سے سکھاتا ہے کہ وہ آسمان کیسا ہوگا جس میں ہم بعد ازاں رہیں گے۔ آگے بڑھو کہ مسیح کے مزید دیدار حاصل کرو۔ اپنی آنکھوں کو پاک کرو اور خُدا کرے کہ تم اُسے برابر دیکھتے رہو، اور فقط اُسی کو۔

:اگر یہاں کوئی ہے جس نے کبھی یسوع کو نہیں دیکھا تو میں اُسے یہ ایک آیت یاد دلا دوں
جس طرح موسیٰ نے بیابان میں سانپ کو اُونچا کیا، اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ آدم بھی اُونچا کیا جائے، تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔“ اُس پر ایمان لانا یعنی اُس پر بھروسا رکھنا۔ اگر تم اُس پر بھروسا رکھو گے تو ہمیشہ کی زندگی پاؤ گے، اور اگر یسوع مسیح پر ایمان نہ لاؤ گے تو زندگی نہ دیکھو گے بلکہ خُدا کا غضب تم پر قائم رہے گا۔ خُدا کرے یہ کلمات تمہارے دل سے کبھی محو نہ ہوں جب تک کہ تم مسیح کی طرف نگاہ نہ کرو۔ آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپرچن
زبور 110: 1-7؛ عبرانیوں 7: 14-1

آیت 1۔

خُداوند نے میرے خُداوند سے فرمایا۔
یا یوں کہو کہ یہوواہ نے میرے آدوئائی سے کہا۔

2-1۔

تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ، جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی نہ بناؤں۔ خُداوند صیون سے تیری قوت کا عصا بھیجے گا: تُو اپنے دشمنوں کے درمیان سلطنت کر۔
یہی مسیح ہے، یہی ناصرت کا یسوع ہے، یہودیوں کا بادشاہ، بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُداوند۔ اُس کے رعایا کہاں ہیں؟

3۔

تیرے لوگ تیری قدرت کے دن رضا مند ہوں گے، مقدس جلال میں صبح کی کوکھ سے: تجھ کو تیری جوانی کی شبنم حاصل ہے۔
رضا مند لوگ اس عظیم بادشاہ کی فوج بنائیں گے اور اُن پر صبح کی تازگی چھائی رہے گی۔

4۔

خُداوند نے قسم کھائی ہے اور رجوع نہ کرے گا: تو ملکِ صدق کے قسم کے مطابق ابد تک کہنے ہے۔
بادشاہ اور کہنے۔ داؤد کے گھرانے میں سوائے ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے اور کوئی نہ تھا جو ان دونوں منصبوں کے اتحاد کا دعویٰ کر سکے۔ مسیح میں ہمیں بادشاہ اور کہنے دونوں ملتے ہیں، جیسے قدیم ملکِ صدق میں، جو یسوع کی عظیم تمثیل تھا۔

5-7۔

تیرے دہنے ہاتھ خُداوند قہر کے دن بادشاہوں کو چیر ڈالے گا۔ وہ قوموں میں عدالت کرے گا، وہ جگہوں کو لاشوں سے بھر دے گا؛ وہ بہت سے ملکوں کے سرداروں کے سر زخمی کرے گا۔ وہ راہ میں ندی سے پیئے گا، اسی لیے وہ سر اٹھائے گا۔
یہ فاتح اپنے سفر میں تازگی پائے گا، اسی لیے وہ سر بلند کرے گا۔

عبرانیوں 7: 14-1

آیت 2-1۔

کیونکہ یہ ملکِ صدقِ سالم کا بادشاہ تھا، خُدا تعالیٰ کا کہنے، جو ابراہیم سے اُن بادشاہوں کی شکست سے واپس آتے وقت ملا اور اُسے برکت دی؛ اور جس کو ابراہیم نے سب مالِ غنیمت کی دسویں حصّہ دی؛ پہلے تو نام کا ترجمہ ”راستبازی کا بادشاہ“ ہے، “اور بعد میں سالم کا بادشاہ ہے، یعنی ”سلامتی کا بادشاہ۔
اُس کے خود نام ہی تعلیم دینے والے ہیں: پہلے راستبازی اور پھر سلامتی؛ جیسے ہمارے خُداوند نے ابدی راستبازی قائم کی اور گناہگار انسان سے سلامتی کا کلام کیا۔

3۔

نہ باپ کا ذکر، نہ ماں کا، نہ نسب کا؛ نہ ایام کی ابتداء معلوم، نہ عمر کی انتہا؛ بلکہ خُدا کے بیٹے کی مانند ٹھہرا ہوا ہے؛ ہمیشہ کا کہنے۔

4

ملکِ صدقِ گویا صحیفے پر فقط ایک سایہ سا بن کر گزرتا ہے—اُس کا نہ کوئی پیشرو بتایا گیا نہ جانشین۔ ہم اُسے کتاب میں دیکھتے ہیں، پر نہ اُس کی نسل معلوم نہ موت۔ ہم فقط اتنا جانتے ہیں کہ وہ خُدا تعالیٰ کا کہنے تھا۔ اور یہ خاموشی خود بڑی معنی خیز اور سبق آموز ہے؛ کیونکہ اسی میں وہ ”خُدا کے بیٹے کے مانند“ ٹھہرتا ہے، جو ابد تک کہنے ہے۔

اب غور کرو کہ یہ کیسا عظیم شخص تھا کہ ”باپِ ایمان“ ابراہیم نے بھی اُسے اپنے مالِ غنیمت کا دسویں حصّہ دیا۔ اگر ابراہیم—
!جو اہلِ ایمان کا باپ اور خُدا کا دوست تھا—اُسے خراج دیتا تھا تو وہ کیسا بزرگ تھا، کیسی بلند اُس کی مرتبہ داری

7-5۔

اور درحقیقت لاوی کے بیٹے، جو کہانت کا منصب پاتے ہیں، اُن کو حکم ہے کہ شریعت کے موافق اپنے بھائیوں سے دسویں حصّہ لیں، اگرچہ وہ سب ابراہیم کی نسل ہیں؛ لیکن وہ شخص جس کا نسب اُن سے نہ تھا، اُس نے خود ابراہیم سے دسویں حصّہ

لیا اور اُس کو برکت دی جس کے پاس وعدے تھے۔ اور بلا شبہ کمتر کو برکت بہتر کی طرف سے پہنچتی ہے۔ پس ابراہیم ملک صدق سے کمتر ٹھہرا۔ وہ اُسے برکت نہ دے سکتا تھا، پر ملک صدق نے اُسے برکت دی۔ پس وہ کیسا عظیم تھا! اور اُس سے کہیں بڑھ کر وہ خُداوند ہمارا ہے جس کی تمثیل فقط ملک صدق تھا۔

10-8-

اور یہاں تو آدمیوں کو جو مر جاتے ہیں دسویں حصہ ملتا ہے؛ لیکن وہاں اُسے ملتا ہے جس کی بابت گواہی دی گئی کہ وہ زندہ ہے۔ اور یوں کہہ سکتا ہوں کہ لاوی بھی جو دسویں حصہ لیتا ہے، ابراہیم ہی میں دسویں حصہ دے چکا۔ کیونکہ جب ملک صدق سے ملاقات ہوئی، وہ ابھی اپنے باپ کی صلب میں تھا۔ یوں لاوی اور ہارونی کہانت کا پرانا نظام ملک صدق کی کہانت کے حضور تعظیم بجا لایا، جو اس سے برتر ہے۔

11-

پس اگر لاوی کی کہانت سے کاملیت حاصل ہوتی (کیونکہ اسی کے زیر حکم شریعت دی گئی تھی) تو پھر اور کیا حاجت تھی کہ ملک صدق کے قسم پر اور کہنے کھڑا ہو، اور ہارون کے قسم پر نہ کہا جائے؟ ہم نے ابھی زبور میں پڑھا، ”تو ابد تک ملک صدق کے قسم پر کہنے ہے،“ جو ثابت کرتا ہے کہ لاوی کے کہنے کافی نہ تھے — ایک اور عظیم کہانت کی حاجت تھی۔

12-

کیونکہ کہانت کے بدلنے سے شریعت کا بھی بدلنا ضرور ہوا۔ کہانت کی شریعت بھی بدل گئی، چونکہ کہنے کی ہستی، اُس کا وصف اور خود اُس کا منصب بدل چکا تھا۔

13-

کیونکہ جس کی بابت یہ باتیں کہی جاتی ہیں وہ اور قبیلہ کا ہے، جس سے کوئی بھی مذبح کی خدمت پر مامور نہ تھا۔ یہودی قوم کے عقیدے کے مطابق مسیحا یہوداہ کے قبیلہ سے آئے گا، مگر داؤد کے گھرانے یا یہوداہ کے قبیلہ میں سے کسی نے کبھی خُدا کی کہانت کا دعویٰ نہ کیا۔

14-

کیونکہ ظاہر ہے کہ ہمارا خُداوند یہوداہ سے پیدا ہوا؛ جس قبیلہ کی بابت موسیٰ نے کہانت کا کچھ ذکر نہ کیا۔ پس کہانت اور کہنے کی شریعت دونوں پوری طرح بدل گئیں۔